زندگی کا ہر تغیّر موت کا پیغام ہے

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

دل میں اسی کی یاد ہے، لب پر اسی کا نام ہے
اس جہانِ آب وگل میں فیض جس کا عام ہے
کشمکش ہے موت کی اب نزع کا ہنگام ہے
چند روزہ زندگی کا دیکھ یہ انجام ہے

جان لو ہر ایک نیکی کے لیے انعام ہے
یاد رکھو ہر بُرائی کا بُرا انجام ہے
قول پیغمبر جو ہے اللہ کا پیغام ہے
فعل پیغمبر جو ہے وہ سر بسر الہام ہے

کاہلی کا حسرت و افسوس ہی انجام ہے
کاہل انسان کا عبث تقدیر پر الزام ہے
حکم حاکم سنتے ہی کر دیتے ہیں وہ سر کو خم
جن کے دل میں جذبۂ پابندی احکام ہے

بے ادب گستاخ ہے وہ اپنی طینت کے سبب
کل بھی وہ ناکام تھا اور آج بھی ناکام ہے
ہر نفس ہے زندگی کے اک تغیّر کا نشاں
زندگی کا ہر تغیّر موت کا پیغام ہے

قبر میں عاجز کو رکھ کر لوٹ آئیں گے سبھی
کیا وہاں پیش آئے گا دل لرزہ براندام ہے